گرانی کا عذاب

تحریر: محمود مرزا جہلمی
چیف ایڈیٹر ہفت روزہ "صدائے مسلم"، جہلم

دنیا میں جاری ابلیسی نظام معیشت کی تلخیوں سے ہر انسان تلخ کام ہے اور اس کی نحوستوں سے رزق گھٹتا جا رہا ہے۔ کم عقل اور بے وقوف انسان نے بڑے بڑے فلسفے ایجاد کئے اور انسانی فلاح کے بڑے بڑے خوبصورت منصوبے تیار کئے مگر...... روٹی، کپڑا اور مکان کے جھوٹے نعرے کبھی بار آور نہ ہوئے۔ بھوکا انسان، کبھی کمیونزم کے در پر سوالی بن کر روٹی مانگتا رہا اور کبھی سرمایہ داری کے مداری کے کرتب دیکھ کر خوش ہوتا رہا اور آج یہ حال ہے کہ دانہ چھوڑ، آب بھی عنقا ہو گیا ہے۔ نام نہاد دانش منداور لیڈر عوام کو ماء العذب تک مہیا نہ کر سکے اور حال یہ ہو گیا کہ پانی زمین کی گہرائیوں میں اتر گیا اور واٹر سپلائی کے پانیوں میں گندے نالوں کی غلاظتیں گھروں میں آ رہی ہیں۔ دنیا کے سب سے بڑے نہری نظام والے ملک میں، جس کی مٹی سونا اگلتی ہے، آرد نماند۔ آخر کیوں؟ یہ اثر بد ہے سود اور حرام کاری اور بدکاری کا یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ "زنا کے نتیجے میں معاش تنگ کر دی جاتی ہے" پھر یہ بھی لکھا ہے کہ ﴿یمحق الله الربوا ویربی الصدقات﴾[البقرۃ:۲۷۶] "اللہ سود کو مٹاتا اور صدقات کو سپھل کرتا ہے"۔ ہماری معیشت کی بنیاد سود پر ہے۔ اس لئے یہ کبھی پنپ نہیں سکتی۔ اللہ سود کو مٹاتا ہے اور اس بنیاد کو گراتا ہے جس پر ہمارا معاشی نظام استوار ہے۔ مگر ہم اسی پر مُصر ہیں اور یوں بموجب قرآن ﴿فاذنوا بحرب من الله ورسوله﴾[البقرۃ:۲۷۹] اللہ اور رسولؐ سے جنگ کر رہے ہیں اور ظاہر ہے ہم یہ جنگ جیت نہیں سکتے۔ ہماری تجویز ہے حکومت کسانوں کو کھاد، بیج اور مشینی آلاتِ کشاورزی کی خریداری کیلئے جو قرضے دیتی ہے، وہ بلاسود کر دے تا کہ ہماری زرعی پیداوار میں سود کی نحوست شامل نہ ہو۔ ہمارا ایمان ہے کہ صرف اس ایک اسلامی تدبیر سے ہماری زرعی پیداوار اتنی بڑھ جائے گی کہ ہمیں کوئی کمی نہ رہے گی۔ ہم نے اندرون و بیرون ملک سے سود کی تمام مروجہ شکلوں میں سود لیا اور دیا مگر...... معیشت ہے کہ بیٹھتی ہی چلی جا رہی ہے۔ سود کے قرضوں سے اپنے میگا پراجیکٹ مکمل کئے مگر...... ساٹھ سال بعد آج یہ حالت ہے کہ ریلوے، واپڈا، پی۔ آئی۔ اے ان قرضوں کے بوجھ تلے دب کر تباہ ہو گئے۔ کوئی کارکردگی رہی نہ کوئی انفراسٹرکچر سلامت ہے۔ مہاجن اور بنک دولت آفرینی نہیں کرتے بلکہ دولت آفرین عوامل کا خون چوس کر انہیں مٹا دیتے ہیں۔ ان کی توندیں اور تجوریاں معمور اور مقروض کی دنیا بے نور ہو جاتی ہے۔ بازارِ حصص میں یہی کچھ تو ہوتا ہے۔ سود اور سٹے کی یہ منحوس دنیا

کسی معاشی سرگرمی کو جنم نہیں دیتی بلکہ اس میں سرمایہ کاری کرنے والے مہاجن، ہر دوسرے چوتھے مہینے لاکھوں چھوٹے موٹے سود خواروں کو اسی طرح ہڑپ کر جاتے ہیں جس طرح دیوہیکل مچھلیاں، لاکھوں کروڑوں چھوٹی مچھلیاں ہڑپ کر جاتی ہیں۔ اقوام مغرب نے ارض الٰہیہ کو ایک وسیع وعریض قمار خانہ اور قحبہ خانہ بنا کر رکھ دیا ہے۔ سود اور زنا نے ملکر معیشت کو تنگ کر دیا ہے۔ اسراف حکومتی سطح پر ہو یا نجی سطح پر...... کارِ شیطان ہے۔ عوامی نمائندے جو قومی خزانے کے محافظ ہوتے ہیں اور سرکاری اہل کار جو قانونِ سلطنت کے محافظ ہوتے ہیں، دونوں ہی نہایت بے دردی سے قومی خزانہ لوٹتے ہیں۔ عوام خود اتنے فضول خرچ ہیں کہ شادی بیاہ پر نوٹوں کو آگ لگا دیتے ہیں۔ کبوتر بازی، سگ پرستی، آتش بازی جیسے شوقِ فضول میں دولت برباد کرتے اور ابلیس کی برادری بنتے ہیں۔ اس کی نحوست سے رزق میں تنگی اور قیمتوں میں گرانی آتی ہے۔ رزق اور پانی اللہ تعالیٰ آسمانوں سے ہماری ضرورت کے مطابق اتارتے اور ہم اسے سود سے ناپاک کر کے اپنے اوپر تنگ کر لیتے ہیں۔ ہم نے رزق کے سارے سرچشموں میں سود کی آلودگی شامل کر دی ہے۔ یہی رزق پلید انسانوں کے رگ و ریشے میں شامل ہو کر انہیں اول راشی پھر زانی اور آخر کار شیطانی دنیا کا باسی بنا دیتا ہے۔ لوگ سودی سکیموں میں دوڑ دوڑ کر روپیہ لگاتے اور زکوٰۃ روکتے ہیں۔ اسلام نے انہی دو وجوہات کو رزق میں تنگی کا سبب کہا ہے۔ زنا رزق کو گھٹاتا ہے۔ نظر دوڑا کر دیکھ لیں ہمارے احوال و معاملات میں ان قباحات کا کتنا کچھ اثر ہے۔ سود سے توبہ کیجئے تو رشوت اور بدکاری خود بخود ختم ہو جائے گی۔ اسراف کو اپنی زندگی سے خارج کریں۔ ایک ایک شادی، ایک ایک ختم پر جتنا رزق اسراف کی نذر ہوتا ہے، سیاسی رشوت کے طور پر دی جانے والی ضیافتوں میں جتنا رزق ضائع کیا جاتا ہے، اگر وہ بچایا جائے تو اشیائے صرف کی نایابی اور گرانی خود بخود ختم ہو سکتی ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے ''جس نے کفایت سے کام لیا، وہ کنگال نہ ہو گا''۔

گرانی کا جنّ ہرگز بوتل میں بند نہ ہو گا کیونکہ سودی کاروبار چلتا ہی گرانی سے ہے۔ بنک کا منافع دراصل گرانی سے حاصل ہوتا ہے۔ بنک سرمایہ کو جنم نہیں دیتا ہے۔ یہ صرف گرانی کا ایجنٹ ہے۔ یہ اس قدیم مہاجنی سسٹم کی جدید شکل ہے جو قارونیت کی نمائندہ ہے۔ بنکوں، ملٹی نیشنل کمپنیوں، اور عالمی مالیاتی اداروں نے باہم سازش سے سارے وسائلِ رزق پر قبضہ کر لیا ہے اور اپنے اپنے ذخائر سے تھوڑا تھوڑا مال منڈی میں لاتے رہتے ہیں اور قحط و نایابی کی ایک مستقل کیفیت قائم رکھتے ہیں اور یوں بازاروں میں من مانی قیمتیں مقرر کرتے ہیں۔ تم مانو نہ مانو۔ تمہاری مرضی۔ مگر سود، اسراف اور سٹاک مارکیٹ تمہارے رزق کے دشمن ہیں۔ یہ فرمودۂ حق تعالیٰ ہے۔ پاکستان گندم کا گھر ہے، پر یہاں آٹا نہیں ملتا۔ اس سے بڑا عذاب کیا ہو گا؟ وما علینا الا البلاغ